نمبر ۱۰۲ | مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ النصیر سلمہا اللہ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں۔

۲۱ مئی سے جناب میر محمد اسحاق صاحب نے روزانہ بعد نماز مغرب حدیث کے علاوہ قرآن شریف کا بھی درس دینا شروع کر دیا ہے۔

آج ۲۴ مئی لاہور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ انٹرنس کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۲۱ طلباء پاس ہوگئے۔ صاحبزادہ حافظ میاں ناصر احمد صاحب نے پرائیویٹ انٹرنس کا امتحان دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ پاس ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

افریقہ میں تبلیغ اسلام

نومسلموں کی تعلیم و تربیت

زیر رپورٹ ایام میں دو مقامات پر جلسہ کیا گیا۔ بیڈوم کے احباب کی طرف سے رپورٹ آئی تھی۔ کہ ان کا ادماحین جو ایک لحاظ سے اپنے گاؤں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ ہمارے اپنے رفقاء کے احمدیوں کو رسم مرگ سے علیحدہ رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ بھی کہتا ہے۔ کہ جو ملزم ثبوت ہونے کے الزام میں اس کے سامنے پیش ہوگا۔ وہ ضرور اُسے بُت کے روبرو پیش کرے گا۔ تاکہ دُبت کا جوگی ملزم کا امتحان کرے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ چونکہ میں نے احباب کو تاکیدی ہدایت دی ہے کہ ہرگز کسی بُت یا جوگی سے اپنا امتحان نہ کرائیں۔ اس لئے ۲۱۔ مارچ وہاں پہونچا۔ اور تمام قصبہ کے باشندوں اور ادماحین کے سامنے لیکچر دیا۔ جس میں شراب کے نقصانات بتائے۔ تفصیلی طور پر سب اعتراضات کا جواب دیا۔ ادماحین کی اچھی طرح سے تسلی کی۔ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ اب ہمارے دوستوں کو اسلام پر عمل کرنے میں ادماحین کی حکومت کی طرف سے کوئی تکلیف

نہیں ہوگی۔ ایسا ہی اس سے ایک ہفتہ پیشتر ایک اور مقام کے لوگوں کی طرف سے اسی قسم کی شکایت آئی تھی۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی کامیابی دی۔ اور چیف اور اس کے مشیروں نے تسلیم کیا۔ کہ شراب پینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور رسم مرگ کے اخراجات فضول ہیں۔

۲۸۔ مارچ کو اکوام کروم ایک جلسہ کیا گیا۔ اور دین کی مالی خدمت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور رسوم سے محترز رہنے کی تلقین کی۔ یہاں کے دو آدمیوں نے کہا۔ کہ اگر وہ رسم مرگ چھوڑ دیں گے۔ تو ان کے مشرک رشتہ دار ان سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ جب سے میں نے بد رسوم سے بچنے اور بُت کے سامنے نہ جانے کی تحریک کی ہے۔ صرف ان دو اشخاص کے متعلق ارتداد کی اطلاع آئی۔ جس سے مجھے بہت صدمہ تھا۔ ان کو بلایا گیا۔ مگر انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ پھر میں خود ان کے مکان پر گیا۔ اور لمبی تقریر کی۔ کہ کیا قرآن مجید رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار صرف اس لئے کر دیا گیا۔ کہ میں نے تمہیں ایک قرآنی حکم کی طرف توجہ دلائی۔ الحمدللہ دونوں تائب ہو کر جماعت میں داخل ہو گئے۔

اکوام کروم میں ایک بڑے اوماہین سے ملاقات ہوئی یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے ہمارے تین دوستوں کو اس جرم میں گرفتار کیا تھا۔ کہ وہ جن بھوت ہیں۔ اور انہیں بُت کے سامنے جانے پر مجبور کیا۔ جب انہوں نے انکار کیا۔ تو ۶۔ پونڈ فی کس جرمانہ کیا۔ چونکہ ان کے پاس اتنا روپیہ نہیں تھا۔ اس لئے ۳۔۳ ماہ کی سزا دی جب مجھے اطلاع ہوئی۔ تو میں نے اس مقدمہ کی نقل مانگی جس پر اوماہین نے فوراً ملزمین کو رہا کر دیا۔ بوقت ملاقات میں نے واضح طور پر اسلامی احکام کی فضیلت بیان کی جس کا اس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک پبلک لیکچر بھی دیا گیا۔

پچھلے ایام میں ایک اور مضمون اخبار میں شائع ہونے کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ مفید نتائج پیدا کرے۔ ایک شخص بنام مسٹر ڈیڈ جے۔ نے اسلام اور احمدیت پر متعدد اعتراضات کئے تھے۔ میں نے ایک حصہ کا جواب دیا ہے۔ چونکہ مضمون بہت لمبا ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اس لئے دوسرے حصہ کا جواب کسی دوسرے اخبار میں شائع کرایا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار۔ نذیر احمد۔ سالٹ پانڈ ۔ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

مفت اخبار کیلئے درخواستیں

الفضل مفت جاری کرنے کیلئے جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر ایک سو کے قریب درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر مفت اخبار صرف ۲۵ جاری کئے جائیں گے۔ اور اس کا فیصلہ قیمت ادا کرنے والے خود کرینگے ہم سب کے نام ان کے پاس بھیجدینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ۲۳ مئی کا خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۔ مئی ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسے جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ٹریکٹ کی صورت میں چھاپ کر بکثرت مسلمانوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور مکرم شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیانہ کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بفضل خدا اسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ مخالف و موافق سب نے پسند کیا بعض لوگ جنہیں زمیندار کے غلط پروپیگنڈا سے یہ خیال تھا کہ جماعت احمدیہ خوشامدی جماعت ہے۔ اس خطبہ سے صرف ایسے لوگوں کا یہ غلط خیال دور ہو گیا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی سیاسی واقفیت اور صاف گوئی کا اعتراف کرنے لگے۔ بعض آدمی جو کانگریس کے ہمدرد اور ہمخیال تھے۔ اس خطبہ کے مطالعہ کے بعد کانگریس سے علیحدہ ہو گئے۔ دوسری جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جو ملک کی موجودہ حالت اور مسلمانوں کی راہنمائی کے متعلق ہوں۔ کثرت سے عام مسلمانوں میں شائع کریں۔

پروگرام دورہ تبلیغ ضلع لائلپور

نمبر حلقہ	نام حلقہ	متعلقہ دیہات	خط و کتابت کا پتہ	تاریخہائے برائے خط و کتابت
(۱)	لائل پور	گوکھووال۔ کمال پور۔ سٹھیالہ۔ ملاں پور۔ بوڑیوال	معرفت چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل لائلپور	۱۹۔ لغایت ۲۷۔ مئی
(۲)	چک جھمرہ	جنڈاں والہ۔ تلونڈی۔ قاضی والہ۔ نانگہ جھمرہ۔ مالا والہ۔ کھیوہ۔ بہلولپورہ۔ لدھڑ	معرفت ماسٹر عبدالرحمن صاحب چک جھمرہ ضلع لائل پور	۲۹۔ مئی لغایت ۱۳ جون
(۳)	جڑاں والہ	چک نمبر ۶۵ معہ مضافات۔ بھینو وانی نمبر [illegible] امرابہ۔ جڑانوالہ۔ چودھریوالہ	معرفت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب [illegible] حیوانات جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور	[illegible] جون لغایت یکم جولائی
(۴)	گوجرہ	دھنی دیو۔ نواں لاہور۔ چند کے کتھووالی گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوکھووال	(۱) معرفت چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ کتھووالی چک نمبر ۳۱۲۔ ڈاکخانہ ٹھٹھہ چک نمبر ۳۱۰۔ ضلع لائلپور (۲) معرفت چوہدری چراغ الدین صاحب گوکھووال نمبر ۲۷۶۔ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ضلع لائل پور	۲۔ جولائی لغایت ۱۱۔ جولائی۔
(۵)	کلیانپور	کلیانپور معہ مضافات۔ نوری نگل	معرفت چوہدری محمد علی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کلیانپور چک نمبر ۳۴۴۔ ڈاکخانہ خاص گوگیرہ	

(۱) جملہ جماعت ہائے ضلع لائل پور کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ میں انشاء اللہ مذکورہ بالا پروگرام کے ماتحت بالترتیب دورہ کرونگا اور ہر ایک مقام پر حسب ضرورت ۲ سے ۵۔ یوم تک قیام کرونگا۔ تمام احباب کو چاہیئے۔ اس دورہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں (ہر ایک جماعت کو صحیح تاریخ بذریعہ خط انشاء اللہ تعالیٰ بتا دیا کروں گا)

(۲) گذارش ہے۔ کہ کوئی جماعت میرے مشورہ کے بغیر کوئی مباحثہ کی تاریخ مقرر نہ کرے۔ اور جلسوں کا انتظام کم از کم اپنے اپنے حلقوں کی جماعتوں کو مل کر کسی ایک مقام پر مقررہ تاریخوں کے اندر اندر کرنا چاہئے۔ تاکہ تھوڑے وقت میں زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

(۳) اگر کسی جماعت کا نام مندرجہ بالا پروگرام میں درج نہ ہوا ہو۔ تو وہ یا تو مجھے لائل پور چودھری عصمت اللہ صاحب وکیل کی معرفت دس دن کے اندر اندر اطلاع دیدے۔ یا پھر اپنے نزدیک کی جماعت کو تاکید کر دے۔ کہ جب میں وہاں پہونچوں۔ تو وہ مجھے ان کا پتہ بتا دے۔

خاکسار مولوی عبدالغفور۔ (مولوی فاضل) لائل پور

"آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو فوراً سرحد کی کمیٹی کا الحاق توڑ دینا چاہیئے" (بحوالہ انقلاب ۱۰ مئی)

الحاق توڑنے کی وجہ یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ تشدد کی ترغیب و تحریص یا اس کا ارتکاب اصول کانگریس کے خلاف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ اس بے اصولی کا ارتکاب پشاور کانگریس نے ہی کیا ہے۔ یا اور بھی ایسے لوگ ہندوستان میں موجود ہیں۔ اگر ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو کیا "ٹریبیون" یا کسی اور کانگریسی اخبار نے ان کی بھی مذمت کی۔ اور کانگریس کو ان سے اظہارِ برأت کا مشورہ دیا۔ اگر نہیں۔ بلکہ الٹا یہ اخبارات ان کے ڈیفنس کے لئے انتظامات میں امداد دے رہے ہیں۔ اور ان کو اس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ گویا وہ آل انڈیا لیڈر ہیں۔ اور ان کے نہایت دیدہ زیب فوٹو بار بار شائع کرتے رہتے ہیں۔ تو پشاور والوں پر اس قدر خفگی کے کیا معنے؟ چاہیے بھگت سنگھ۔ دت اور دیگر عزیزان سازش لاہور۔ ملزمان سازش میرٹھ اور شیر جنگ وغیرہ سے کانگریس برأت کا اظہار کرے۔ اور پھر حاجی ترنگ زئی کی طرف متوجہ ہو۔

بات اصل میں یہ ہے کہ سرحد کے سادہ مگر جوشیلے مسلمان کو مصیبت میں پھنسا کر "ٹریبیون" کسی ذہنیت کے ہندو انہیں کس بے بسی کی حالت میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کی حق تلفیاں

قریباً دو ماہ کا عرصہ ہوا مسلمان معززین پنجاب کے ایک وفد نے سر میاں محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں گورنر پنجاب سے محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کی خوفناک حق تلفیوں کی شکایت کی تھی جس پر گورنر صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ آئندہ خود اس امر کا خیال رکھیں گے۔ کہ مسلمانوں کی حق تلفی نہ ہونے پائے لیکن گذشتہ ماہ میں ہی تین واقعات ایسے ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر صاحب کا خیال رکھنے کا وعدہ بھی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکا۔

انبالہ ڈویژن کے انسپکٹر صاحب رخصت پر گئے۔ ایک مسلمان راجہ محمد افضل خان صوبہ بھر میں سینئر ڈپٹی انسپکٹر تھے۔ لیکن انہیں نظر انداز کر کے ایک سکھ دیوا سنگھ کو جو شعبۂ معائنہ میں صرف دو سال ہوئے داخل ہوا۔ انسپکٹر مقرر کر دیا گیا۔

"ریڈر اِن انگلش" کی اسامی خالی ہوئی۔ کئی ایک نہایت قابل۔ ادیب۔ زبان دان۔ انشاپرداز اور لٹریری مسلمانوں نے درخواستیں دیں۔ اور بعض ایسے مسلمان بھی امیدوار تھے جن کی ادبی اور علمی خدمات ملک سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں لیکن مسٹر شام چند بی۔ اے۔ ہی منتخب کئے گئے۔ حالانکہ سائنس اور لٹریچر میں کوئی دور کی نسبت بھی نہیں۔ اور اس بات کو بھی فراموش کر دیا گیا۔ کہ سالہا سال سے یہ عہدہ ہندوؤں کے قبضہ میں چلا آ رہا ہے۔

امتحانات کے رجسٹرار کی اسامی خالی ہوئی۔ اس پر لالہ رنگ بہاری لال مقرر کر دئے گئے۔ جو پہلے "ریڈر اِن انگلش" تھے۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ اپنے سابقہ عہدہ پر تسلی بخش کام کر رہے تھے۔ تو ان کے انتقال کی کیا ضرورت تھی۔ اور اگر وہاں ناکام تھے۔ تو انہیں اور ترقی دے کر اس قدر ذمہ دارانہ عہدہ کیوں دے دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو دونوں میں سے کوئی ایک بھی اسامی کیوں نہ دی گئی۔

جمعیۃ العلماء کے متعلق ہندوؤں کی رائے

نام نہاد جمعیۃ العلماء نے اگرچہ مسلمانوں کے حقوق سے قطعاً غافل ہو کر اور ہندوؤں کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے نہایت غیر ذمہ دارانہ طریق پر مسلمانوں کو کانگریس کی مشتعل کردہ آگ میں کود پڑنے کا غیر دانشمندانہ مشورہ دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہندوؤں کی ذہنیت میں ان کے متعلق کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور وہ اس کے صلہ میں انہیں کوئی وقعت اور اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔

مولوی احمد سعید ناظم جمعیۃ العلماء نے میرٹھ میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا:۔

"بھائیو۔ انگریز کا کیا ہے۔ مگر ہندوؤں کے ساتھ ہمیں زندگی بسر کرنی ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ایک اجنبی حکومت کی خاطر ہم ہندوؤں سے دشمنی مول لیں۔" (پرکاش ۱۱ مئی)

لیکن اسی تقریر پر رائے زنی کرتا ہوا "پرکاش" لکھتا ہے:

"جمعیۃ العلماء ہند کے مولانے جب حلوے مانڈے کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو وہ مسلمانوں کو ستیہ آگرہ کی تحریک سے الگ رہنے کی تلقین کرنے میں ہی اپنی خیر سمجھتے ہیں۔ لیکن جب دوسری طرف دیکھتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کی تحریک ٹھیک چلی جا رہی ہے۔ تو ان کا دل اس میں کود پڑنے کو چاہتا ہے۔"

ایسی حالت میں جمعیۃ مذکور کی حالت پر کسے رحم نہ آئیگا قوم کے مفاد پر لات ماری۔ لیکن ہندو پھر بھی خوش نہ ہوئے۔

بازیگروں کے مسلمان ہونے پر شور و شر

پنجاب کے بعض مقامات پر کچھ ہندو بازیگروں کے مسلمان ہو جانے پر ہندوؤں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ ان کے بڑے بڑے دیوتا سروپ اور تفریان شور مچا رہے ہیں۔ اور ان کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے لئے یہ زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ اگر انہوں نے جاتی اور پراچین ویدک سبھیتا کی حفاظت نہ کی۔ اور اب بھی وہ کمربستہ نہ ہوئے۔ تو ان کی موجودہ سرگرمیاں ہندو جاتی۔ اور اس کے دھرم کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گی۔ اس لئے صوبہ پنجاب کے ہندو بھائیوں سے خاص طور پر یہ نویدن ہے۔ کہ وہ حالاتِ حاضرہ سے اپنی آنکھیں بند نہ رکھیں۔ ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ جو بازیگر ہندو جاتی کی آغوش سے باہر جا چکے ہیں۔ انہیں بہت جلد واپس لایا جائے۔ باقیوں کو ہندو دھرم پر درڑھ رکھنے کا پربتن کیا جائے۔" (ملاپ ۱۷ مئی)

اس غرض کے لئے آریوں کے کئی اپدیشک نومسلموں کو ورغلانے کے لئے ان کے پاس پہونچ چکے ہیں۔ پراونشل ہندو سبھا پنجاب لاہور نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ایک کمیٹی قائم کر کے بھائی پرمانند کو اس کا پردھان بنایا گیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو جہاں سیاسی طور پر ہندوستان میں غلبہ اور فوقیت حاصل کرنے کے لئے قانون شکنی تک کر رہے ہیں۔ وہاں وہ اپنے مذہب کی طرف سے بھی غافل نہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیا مسلمانوں کو بھی اسلام کا کچھ خیال ہے۔ کاش باثر لوگ اگر ذاتی طور پر تبلیغ اسلام میں حصہ نہیں لے سکتے۔ تو جو لوگ یہ کام کرتے ہیں۔ مشکلات کے وقت ان کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھایا کریں۔ کیا بارسوخ اصحاب نومسلم بازیگروں کو آریوں کے پنجہ سے بچانے اور باقی بازیگروں کو اسلام میں لانے کی جدوجہد میں اپنا فرض ادا کرینگے۔

اسلام کی سب سے بڑی خدمت

معزز معاصر انقلاب (۲۰ مئی) بازیگروں کو آریوں کی دست برد سے بچا کر داخلِ اسلام کرنے کیطرف مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوا لکھتا ہے:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت، دعوت و تبلیغ ہے۔ اور یہی وہ کام ہے جس کی تکمیل مسلمانوں کے تمام ملی مصائب کا خاتمہ کر سکتی ہے۔"

یہ وہ حقیقت ہے۔ جو آجتک جماعت احمدیہ مسلمانان ہند کے سامنے پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور جسکے لئے وہ سرگرم عمل ہے۔ اگر مسلمانان ہند اس کی طرف کچھ بھی توجہ کریں۔ اپنے اموال کا ایک قلیل حصہ ہی اس کے لئے دیں۔ اور تبلیغ اسلام کرنیوالوں کی ہر طرح امداد کرنا اپنا [illegible] فرض سمجھیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں انقلاب عظیم برپا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی تمام ملی مصائب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

کانگریس کے ذریعہ آریہ سماج کے پروگرام کی تکمیل

آج کل جن نازک حالات میں سے مسلمانان ہند گذر رہے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے بے اختیار مُنہ سے نکلتا ہے۔ خدا تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وُہ ان حقیقی خطرات اور خوفناک سازشوں سے جو موجودہ سیاسی تحریک کے پردہ میں ان کی تباہی اور تنزل کے لئے ہندوؤں کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ واقف ہو کر انہیں ناکام بنانے کی کوشش کریں۔ ہم نے ہر موقعہ پر یہ حقیقت واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ سیاسی تحریک دراصل وطنی اور ملکی تحریک نہیں۔ بلکہ وطنیت کے پردہ میں خالص "دھارمک" اور مسلمانوں کی تباہی کے پروگرام کی تکمیل ہے۔ اور ہندوستان میں اسلامی تہذیب و تمدن کے کھنڈرات پر ہندو دھرم اور ہندو تہذیب و تمدن کی عمارت کو استوار کرنا اس کا حقیقی مقصد ہے۔ مگر افسوس ایک خاص طبقہ نے جس میں سے بالفاظ معزز معاصر تازیانہ (۱۷ مئی) "بعض بیکار ہیں۔ بعض کو روپے پیسے کی ضرورت ہے۔ بعض مقروض ہیں۔ اور بعض کو فریب دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔ پھر مسلمان اپنی قوتِ بازو سے مُنہ مانگی مراد حاصل کر لے گا۔ اور ہندو اس کے سامنے چُوں بھی نہ کر سکیں گے"۔

اس لئے اور محض اس لئے کہ مسلمانوں کو اپنی فلاح و بہبود سے غافل ہو کر تباہی کی طرف جانے سے روکا گیا۔ ایسے دشمنانِ قوم و ملت نے محض اس جرم کی پاداش میں کہ ہم ان کے ان منصُوبوں سے جو وُہ ہندوؤں کے ایماء پر مسلمانوں کو فنا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ کیوں مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ ہمیں سخت سے سخت نقصان پہونچانے کی کوششیں کیں۔ طرح طرح کے دکھ دیئے۔ کہیں بائیکاٹ کی دھمکیاں دیں۔ کہیں مارپیٹ کی۔ اور بالآخر انسانیت اور شرافت سے کلیتہً دست بردار ہو کر ہماری عزت و ناموس پر ناقابل برداشت حملے کئے۔ غرضیکہ ہماری ایذا رسانی اور تکلیف دہی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ اگر ہماری بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو یقیناً ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا۔ لیکن ہم چونکہ مسلمانوں کی حفاظت اور خیر خواہی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور کئے گئے ہیں۔ اس لئے مخالفت کا خوفناک سے خوفناک طوفان بھی ہمیں ان کی ہمدردی اور خیر سگالی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اور ہم اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی انہیں ہر خطرہ سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اسی لئے ہم اس حقیقت کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ موجودہ سیاسی تحریک مسلمانوں کے لئے ہرگز مفید نہیں۔ بلکہ مضر ہے اور اس کا بڑا مقصد ہندوؤں میں سے اسلام کے نمایاں اور بدترین دُشمن آریہ سماج کے پروگرام کو کامیاب بنانا ہے۔ چنانچہ اب یہ بات اس قدر ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ خود آریہ سماج اس کا اعلان کر رہی ہے۔ چنانچہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آرگن آریہ گزٹ (۱۷ مئی) موجودہ سیاسی تحریکات کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:

"اس پولیٹیکل اندولن کا تعمیری پروگرام آریہ سماج کے اس وشال پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو آریہ سماج کے سامنے ہے . . . . یہ پولیٹیکل اندولن آریہ سماج کے پروگرام کا بُہت حد سہایک (مددگار) ہے۔ اور اگر آریہ سماج تندہی سے اپنے پروگرام کا پرچار کرے۔ تو اس پولیٹیکل اندولن سے اس کو بہت لابھ مل سکتا ہے . . . . سنسکرت اور ہندی بھاشا کے پرچار میں آریہ سماج کا بُہت بڑا حصہ ہے۔ اور آریہ سماج کے پروگرام کا ایک جزو ہے۔ کہ وہ اس بھاشا کے پرچار اور رکھشا میں اپنا تن۔ من۔ دھن لگا دے . . . . ہندی کو سمپورن سوتنتر بھارت ورش کی دفتری اور شاہی بھاشا بنانے کے لئے کانگریس نے اندولن جاری کیا ہے۔ اور اسی اندولن کے باعث اس وقت مدراس۔ بنگال۔ مالابار۔ اور آسام جیسے پرانت بھی ہندی بھاشا کو اپنانے میں لگے ہوئے ہیں"۔

ان الفاظ میں آریہ گزٹ نے صاف طور پر تسلیم کیا ہے۔ کہ کانگریس جو کچھ کر رہی ہے۔ اس سے آریہ سماج کے مقاصد اور اغراض کو تقویت پہونچ رہی ہے۔ اور مثال کے طور پر اس نے ہندی بھاشا کے پرچار کو پیش کیا ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کانگریس آریہ سماج کے ایک شعبۂ اشاعت کا نام ہے۔ جس کی تمام سرگرمیاں آریہ سماج کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کی مزید تصدیق ذیل کے بیان سے بھی ہوتی ہے۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے:-

"جو کام آریہ سماج اکیلا ہو کر بیس سال میں کرتا۔ کانگریس کی سہایتا (مدد) سے آریہ سماج وُہ کام دو سال میں کر سکتا ہے آریہ سماج کے ہندی اور سنسکرت پرچار میں کانگریس ایک شکتی ہے . . . . کانگریس کا موجُودہ پروگرام آریہ سماج کے پروگرام کو بُہت حد تک مددگار ثابت ہو گا"۔

آریہ سماج کا پروگرام کیا ہے۔ یہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی کے چند مختصر الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو انہوں نے اپنی نہایت ہی دل آزار اور فتنہ خیز کتاب ستیارتھ پرکاش میں منو کے حوالہ سے اس طرح رقم فرمائے ہیں۔

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے" ص ۵۹

یہ وُہ کام ہے جسے کرنے کے لئے آریہ سماج کو بقول آریہ گزٹ بیس سال لگتے۔ لیکن کانگریس کی امداد سے دو سال میں کر سکتی ہے۔

اب بھی اگر مُسلمان کانگریس سے کسی بھلائی کی امید رکھیں اور اپنے مذہبی اور ملکی حقوق کی حفاظت کا انتظام نہ کریں۔ تو ان سے زیادہ خود فراموش کون ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ آزادیٔ ملک اور استخلاص وطن کے لئے جائز اور آئینی جدوجہد کریں۔ ملک کو ترقی دینے کے ذرائع بروئے کار لائیں اور ملکی ترفع کے لئے ہر ممکن قربانی کریں۔ لیکن آریہ سماج کے اس پروگرام میں جسے کانگریس کے پردہ میں مکمل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نہ صرف کسی قسم کا حصّہ نہ لیں۔ بلکہ اُسے ناکام بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ کیونکہ جہاں اس کی وجہ سے ملک میں فتنہ و فساد بڑھ رہا ہے۔ وہاں یہ مسلمانوں کے لئے موت کا پیغام ہے۔

حاجی ترنگ زئی کا حملہ اور "ٹربیون"

حوادث پشاور کے متعلق حکومت کی طرف سے جو اطلاع شائع ہوئی۔ اس میں درج تھا۔ کہ ۲۹ اپریل کے بعد کانگریس نے جو اشتہارات شائع کئے۔ ان میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہم حاجی صاحب ترنگ زئی سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ جو عنقریب ایک لاکھ کا لشکر فراہم کر کے ضلع پشاور میں داخل ہو جائیں گے۔ پشاور کانگریس کی اس حرکت پر کانگریسی انگریزی اخبار "ٹربیون" بہت خفگی کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے:-

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کی رشتہ داریاں بھی نشان ہیں

۱۲ مئی بعد نماز ظہر ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی طرف جو بات بھی منسوب ہوتی ہے۔ اور جس بات کو بھی وہ جاری فرماتا ہے۔ اس کا ہر ایک حصہ اور ہر ایک جز

خدا تعالیٰ کا ایک نشان

ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے

روحانی آنکھیں

عطا کی ہیں۔ وہ تو ہر جگہ نشان ہی نشان دیکھتے ہیں۔ لیکن بعض نشان مخفی ہوتے ہیں۔ اور اس قدر ظاہر نہیں ہوتے کہ ہر شخص ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں۔ جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ مگر اس وجہ سے کہ وہ عام لوگوں کی نظروں سے مخفی ہوتے ہیں۔ ان کے نشان ہونے میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور جو لوگ حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بے شک ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن لوگوں کی نگاہ ظاہر پر ہوتی ہے۔ انہیں تو قانون قدرت کے ماتحت وہ ایک عام بات نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مختلف دنیاوی امور بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب۔ یعنی ظاہری قواعد کو دیکھکر نہیں بیٹھ جانا چاہئے کیونکہ پہاڑوں میں، سمندروں میں دریاؤں میں۔ ان میں چلنے والی کشتیوں میں، غرضیکہ

ہر چیز میں خدا تعالیٰ کے نشان

نظر آسکتے ہیں۔ حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرنے والا غور کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان دریاؤں میں کیا فوائد رکھے ہیں۔ لکڑی کی بنی ہوئی کشتی پانی میں کیوں تیرتی ہے۔ پہاڑ۔ سمندر وغیرہ انسانوں کو کیا فائدہ پہونچاتے ہیں۔ اور پھر انسان کی پیدائش سے پہلے ان سب چیزوں کو کیوں پیدا کیا۔ ان باتوں پر غور کرنے سے وہ سمجھ جاتا ہے کہ

کائنات عالم کا ہر ذرہ

ایک نشان ہے۔

جب ظاہری اور مادی دنیا کی ہر چیز اور اس کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر نشان رکھتا ہے۔ تو

روحانی دنیا

سے تعلق رکھنے والی ہر شے کیوں نشان نہ ہوگی۔ اگر مادی سورج۔ چاند۔ سمندر۔ پہاڑ۔ لکڑی۔ لوہا۔ زمین آسمان غرضیکہ ہر چیز ایک نشان ہے۔ تو روحانی زمین، آسمان روحانی چاند، سورج وغیرہ کتنے بڑے نشان ہونگے لیکن بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک کی نگاہ اتنی وسیع نہیں ہوتی۔ اور نہ ہر انسان حقیقت کو دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح ساری دنیا کے اموال ایک ہاتھ میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح روحانی اموال کا حال ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ

بھی سب چیزوں کے مالک نہیں ہوتے۔ وہ بعض کے مالک ہوتے ہیں۔ بعض کے بالواسطہ مالک ہوتے ہیں۔ اور بعض کے مالک نہیں ہوتے۔ ان کی رعایا کے لوگ اپنے اپنے گھروں۔ زمینوں اور کنوؤں کے خود مالک ہوتے ہیں۔ یہی حال روحانی علوم کا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی تمام روحانی اموال کا مالک نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں بعض ایسی پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا حقیقی مفہوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی نہ کھلا۔ بعض نادان سمجھتے ہیں۔ یہ ہتک اور گستاخی ہے، حالانکہ یہ غلط ہے۔ اور اس کا ثبوت دنیاوی سلسلہ پر غور کرنے سے مل سکتا ہے۔ کیونکہ روحانی اور دنیاوی سلسلے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ جس طرح دنیاوی بادشاہ بعض اشیاء کا مالک تو ہوتا ہے۔ لیکن اس سے آگے ملکیت در ملکیت بھی ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی بادشاہ ہی مالک ہوتا ہے۔ کیونکہ جب وہ رعایا کے تمام افراد کا مالک ہے تو ان کی مملوکہ اشیاء کا مالک بھی ہوگا۔ غرض ایک ملکیت تو براہ راست ہوتی ہے۔ اور ایک

قبضہ و تصرف

والی ملکیت ہوتی ہے۔ بعض اشیاء پر بادشاہ کو بادشاہت کے لحاظ سے تو ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ مگر قبضہ و تصرف کے لحاظ سے نہیں ہوتی۔ قبضہ و تصرف کی ملکیت اس کو حاصل ہوتی ہے۔ جس کے کھاتہ میں اس کا اندراج ہوتا ہے۔ اور اس کے متعلق خرید و فروخت کرنے کا حق بھی اسی کو ہوتا ہے۔ ہندوستان کی زمین گورنمنٹ کی ملکیت ہے۔ مگر باوجود اس کے انگریز لوگوں سے ان کی زمینیں یونہی لے نہیں سکتے۔ اگرچہ بادشاہ ہونے کے لحاظ سے وہ مالک ہیں۔ اسی طرح

روحانیت کا سلسلہ

ہے۔ بادشاہی کے لحاظ سے تو تمام روحانی اموال اس زمانہ کے نبی کی ملکیت ہوتے ہیں۔ مگر آئندہ زمانوں میں حالات کے مطابق خدا تعالیٰ جس حصہ کا تصرف کسی کے حوالے کرتا ہے۔ وہ اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو قرآن کریم کی کسی آیت کی کوئی خاص تفسیر سمجھا دی۔ کسی کو کسی حدیث کے نئے معنے بتا دیئے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ معنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کھلے تھے۔ گو سب حقایق و معارف کے مالک آپ ہی ہیں۔ اور آپ کے فیض سے ہی دوسروں کو یہ نعمت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نشان آتے ہیں۔ وہ مختلف اقسام میں منقسم ہوتے ہیں۔ اصل تو وہی ہوتے ہیں۔ جو انبیاء سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن آگے ان کے ماننے والے ان کی اولادیں۔ رشتہ دار اور بیوی بچے سب نشان ہوتے ہیں۔ جو بادشاہت کے لحاظ سے تو اسی نبی کی ملکیت ہوتے ہیں جس کی طرف وہ شخص منسوب ہوتا ہے۔ لیکن تصرف کے لحاظ سے اس فرد کی طرف منسوب ہونگے۔ جسے دیئے جائیںگے۔ غرض جس طرح دنیا کا ہر ایک ذرہ نشان ہوتا ہے۔ اسی طرح جو

خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور

آتے ہیں۔ ان سے تعلق رکھنے والا ہر فرد بھی ایک نشان ہوتا ہے۔ اور میں تو یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی کمزور سے کمزور احمدی۔ بلکہ منافق احمدی اور اس سے بھی بڑھکر مرتد احمدی بھی ایسا نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نشان نہ ہو۔ کیونکہ جو چیز آگ سے ایک دفعہ چھو جاتی ہے۔ وہ خواہ بعد میں علیحدہ ہو جائے۔ تو بھی ایک عرصہ تک اس کا اثر اس میں رہتا ہے۔ اسی رنگ میں مجھے

جماعت احمدیہ کے نکاح

بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نشان نظر آتے ہیں۔

لوگوں نے ایک مثال بنائی ہوئی ہے۔ جو اگرچہ ہے تو تحقیر کے لئے لیکن

نبی کے زمانہ میں

وہ ایک نشان بن جاتی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا

خونی رشتوں کے تعلقات

ایک ایسی عظیم الشان چیز ہے۔ کہ انسان اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر انبیاء کے زمانہ میں آکر ایسی روح پیدا ہوتی ہے۔ کہ قوم۔ ملک۔ اخلاق تمدن و تہذیب میل ملاقات۔ رشتہ داریاں۔ زبان وغیرہ

تمام حد بندیاں

ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کہیں کے لوگ کہیں جا ملتے ہیں۔ ان کو اس طرح ملانے والی ظاہری چیز کوئی نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے۔ کہ وہ کہہ چکے ہوتے ہیں۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا۔ وہ سب کے سب ناں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایسے رشتے جوڑتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ جن کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور وہ آپس میں بہت ہی محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ ہندوستانی شرفاء میں

یورپین عورت سے شادی

ہتک سمجھی جاتی ہے۔ اور یورپین لوگ بھی ہندوستانی عورت سے شادی پسند نہیں کرتے۔ مگر ہماری جماعت میں یہ بھی تمیز نہیں پھر نہ پنجابی ہندوستانی کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور نہ ہندوستانی پنجابی کو ذلیل خیال کرتا ہے۔ ان سب میں صرف یہی جوڑ ہے کہ وہ آمنا کہہ چکے ہیں۔ اور اس لئے سب میں ایک رشتہ قائم ہو گیا ہے۔

ہماری جماعت کے رشتے بھی ایک نشان ہیں

اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ ایک شدید مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ میں آپ کے پاس آیا۔ اور بڑی شوخی سے کہنے لگا۔ آپ مجھے نشان دکھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم خود میری صداقت کا نشان ہو۔ اس وقت جب کوئی میرا اور قادیان کا نام بھی نہ جانتا تھا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے خبر دی تھی۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس چل کر آئینگے۔ اور تم چل کر آئے ہو۔ اس لئے میرا نشان ہو۔ دراصل توجہ کا ہونا خواہ وہ مخالفت کے رنگ میں ہی ہو۔ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ مولوی یار محمد ہمیشہ مجھے لکھتا رہتا ہے۔ کہ تم میری طرف توجہ کیوں نہیں کرتے۔ اور نہیں تو مخالفت ہی کرو۔ چکڑالویوں کا ایک رسالہ نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولوی حشمت علی ہیں۔ انہوں نے مجھے لکھا۔ میں چھ ماہ سے رسالہ آپ کو بھیج رہا ہوں۔ مگر آپ اس کے متعلق الفضل میں کچھ بھی نہیں لکھتے۔ آپ تائید نہ کریں۔ خلاف تو لکھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

شدید مخالفت

ہوئی۔ اور یہ بھی آپ کے صداقت پر ہونے کا ثبوت ہے۔ اگر انسان آنکھیں کھولکر دیکھے۔ تو ہر وہ چیز جو آپ سے نسبت رکھتی ہے۔ ایک نشان ہے۔ میں لکھنؤ میں گیا۔ وہاں ندوہ میں ایک مولوی عبد الکریم سلسلہ کے سخت مخالف تھے۔ مگر میرے جانے سے انہوں نے مخالفت کا خاص سلسلہ شروع کر دیا۔ وہ باقاعدہ لیکچر دینے لگے۔ ایک لیکچر میں انہوں نے کہا۔ مجھ سے مرزا حیرت نے بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب جب دہلی میں آئے۔ تو میں جعلی طور پر انسپکٹر پولیس بن کر ان کے مکان پر گیا۔ اور کہا۔ مرزا صاحب کو فوراً بلاؤ۔ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کسی نے کہا۔ وہ اس وقت کھانا کھا رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ کوئی پرواہ نہیں۔ میں انسپکٹر پولیس ہوں۔ اور فوراً ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب نے میری یہ بات سن لی۔ اور ننگے سر ہی دوڑتے ہوئے آئے۔ اور جلدی جلدی اترنے کی وجہ سے ان کا پاؤں پھسل گیا۔ اور گر پڑے۔ یہ واقعہ بیان کرکے وہ خوب ہنسا۔ کہ یہ نبی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے اسی رات کوٹھے پر سے اس کا پاؤں پھسلا۔ اور وہ نیچے آگرا۔ اور مر گیا۔ تو اس نے

جس رنگ میں استہزا

کیا تھا۔ وہی آپ کی صداقت کے لئے ایک نشان بن گیا غرض اللہ تعالےٰ کے مامورین سے تعلق رکھنے والی ہر چیز ایک نشان ہوتی ہے۔ اور جس چیز کو دشمن ان کو ذلیل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہی ان کی صداقت پر نشان ہو جاتی ہے۔ اس بات سے ہم یہ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ اگر

انسان کے دل میں تڑپ

ہو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کا کوئی نشان دیکھوں۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کر دوں۔ تو اس کا طریق یہی ہے۔ کہ

زمانہ کے مامور سے گہرا تعلق

پیدا کرے۔ اس کے بعد انسان کی اپنی ذات۔ اس کے بیوی بچے۔ اس کا کھانا۔ پینا۔ بیٹھنا۔ اٹھنا۔ سونا۔ جاگنا سب کچھ ایک نشان بن جاتا ہے۔

اس وقت میں جس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ بھی ایک نشان ہے۔ کیونکہ لڑکا حیدر آباد دکن کا رہنے والا اور لڑکی لاہور کی رہنے والی ہے۔ دونوں کی نہ تو زبان ایک ہے۔ نہ اطوار۔ نہ تمدن و تہذیب ایک۔ گو وہ

آمنا کی لڑی

میں پرو دیئے جا چکے ہیں۔ اور اسی تعلق کی بناء پر یہ ظاہری رشتہ بھی قائم ہو رہا ہے۔ اور اگر چشم بصیرت ہو۔ تو یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے آنے کی غرض یہ تھی۔ کہ دنیا کو ایک کر دیں۔ اور اس سلسلہ کی

پہلی منزل

یہی ہے۔ کہ پہلے آپس میں رشتہ داریاں ہو کر ظاہری اتحاد قائم ہو۔ اور اس سے ترقی کرکے آگے ہر چیز میں کامل اتحاد اور یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔

سیٹھ محمد غوث صاحب جو حیدر آباد کے رہنے والے مخلص اور سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ اور قادیان میں بھی اکثر آتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ایسے کاروباری لوگ عام طور پر یہاں نہیں آ سکتے۔ ان کے لڑکے محمد اعظم صاحب کا نکاح حکیم محمد حسین صاحب قریشی (لاہور) کی لڑکی سے قرار پایا ہے۔ قریشی صاحب سیٹھ صاحب سے بھی پرانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں ؛

مولوی ظفر علی کی عافیت تنگ

اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے مولوی ظفر علی صاحب کو جب بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کا جنون ہوا — اللہ تعالیٰ معاً اس کے علاج کے لئے اصلاح خانہ میں بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ ان دنوں جبکہ اس نے چند خبیث الفطرت اور فتنہ پرداز لوگوں کی ناحق حمایت کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے بانی اور اس کے خلیفہ برحق کے خلاف نہایت حیا سوز و ناقابل برداشت اتہامات لگائے۔ اور ہندوستان میں جگہ جگہ دورے کرکے احمدیوں کو زد وکوب کرنے اور ان کا بائیکاٹ اور عافیت تنگ۔ کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے گلا پھاڑ پھاڑ کر تقریریں کیں۔ اور قرار دادیں پاس کرائیں۔ تو وہ ہماری عافیت تنگ اور بائیکاٹ کرتے کرتے خود اپنی عافیت تنگ اور اپنا بائیکاٹ کرا بیٹھا۔ اور دو سال کے لئے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں پہونچا دیا گیا۔

ہمارا بائیکاٹ اور عافیت تنگ کرنیوالے ذرا غور کریں کہ یہ قرار دادیں کونسی نئی ہیں۔ جو سابقہ منکرین انبیاء اپنے اپنے وقت میں پاس نہیں کرتے رہے۔ بلکہ وہ تو زمانہ ابتدا سے ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ مگر حق کے مقابلہ میں یہ بائیکاٹی قرار دادیں یا ریزولیوشن نہ آج تک کبھی کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نہ آئندہ ہو سکتے ہیں ؛

(خاکسار محمد علی عفی عنہ نائب سکرٹری تبلیغ فیروزپور شہر)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تقدس

قرآن مجید پر غور کرنے سے اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ جب کسی انسان کو لقاء الٰہیہ کا رُتبہ حاصل ہوتا ہے۔ تو خدا اسپنے تازہ نشانات قدرت کے ذریعہ ایسے انسان کا تقدس دنیا پر ظاہر فرماتا ہے۔ وہ انسان خواہ لاکھ پردوں میں چھُپے۔ خدا کا زبردست ہاتھ اُس کا نام دنیا میں روشن فرماتا۔ اسکی قبولیت صلحاء و اولیاء کے دلوں میں ڈالتا اور اس کے پاکیزہ وجود میں ایسے عجیب و غریب نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ جن سے ہر سلیم الفطرت کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ فی الواقع اس کا تعلق خدا تعالیٰ کی پاک ذات سے ہے۔ اس کا قرب اِسے حاصل اور اس کی محبت اس کے شامل حال ہے۔

چنانچہ ان نشانات میں سے ایک زبردست نشان یہ ہے۔ کہ جب خدا کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ تو وہ اُس کی تضرعات سنتا اور اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

یہ خدا کا سلوک جو استجابتِ دعا کے رنگ میں اُن کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔ تمام دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ فی الحقیقت وہ خدا کے پیارے اور مقدس وجود ہیں۔ ان پر ہاتھ اُٹھانا۔ اور انہیں دُکھ اور تکلیف پہنچانا خدائی غضب کو بھڑکانے اور اس کی ناراضگی کا مستحق بنا دینے والا فعل ہے

اب اسی معیار کے ماتحت ہمارے آقا و مطاع کے متعلق دیکھو۔ خدا نے آپ کو وہ رُتبۂ جلیلہ عطا فرمایا ہے۔ کہ دنیا کے ہزارہا اشخاص حضور کی دعاؤں کے دلی معتقد اور ان کی برکات و تاثیرات پر زندہ گواہ ہیں۔ آپ کی دعاؤں نے مُردوں کو زندہ کر دیا۔ اندھوں کو بینا بنا دیا۔ بیماروں کی خدمت کیا۔ اور وہ جو آگ میں اوندھے منہ گر رہے تھے۔ انہیں ہلاک ہونے سے بچا لیا۔ آپ ہی نے اعلان کیا ؎

مری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ انکے دردوں دُکھوں کے لئے طبیب ہوں میں

آپ ہی نے فرمایا ؎

بیمار روح کے لئے خاکِ شفا ہوں مَیں
ہاں کیوں نہ ہو۔ کہ خاکِ درِ مصطفےٰ ہوں میں

آپ ہی نے دعاؤں کی اعجازی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو۔ زورِ دعا دیکھو تو

آپ ہی وہ ہیں۔ جنھوں نے پرنس آف ویلز کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:" اے شہزادہ ویلز۔ زندہ مذہب اپنی زندگی کے آثار رکھتا ہے۔ اور اسلام کی زندگی کے اثر کو ہم اپنے نفس کے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام نشانات اور تمام قبولیتیں مسیح موعودؑ کے ساتھ ختم ہو گئیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہم اسلام کو بھی مُردہ مذہب سمجھتے۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی برکات ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر اب بھی مسیحی دنیا اسلام اور مسیحیت کا اثر دیکھنے کے لئے طیار ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اچھے درخت میں اچھے پھل لگا کر دکھا دیگا۔ اور جو اس کا پیارا بیٹا ہے۔ اسے مچھلی کی جگہ سانپ نہیں دیگا۔ نہ روٹی کی جگہ پتھر۔ بلکہ اس کے لئے کھولیگا۔ اور اس کی دعا کو سنیگا۔ پس اے ہمارے واجب التعظیم بادشاہ کے واجب التعظیم ولیعہد۔ اگر آپ باوجود اُن نشانات اور صداقتوں کے جو اوپر مذکور ہوئیں۔ ابھی یہ خیال کریں۔ کہ خدا کے تعلق اور محبت معلوم کرنے کے لئے اس وقت بھی کسی نشان کی ضرورت ہے۔ تو ہم آپکی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے رسوخ سے کام لے کر پادریوں کو طیار کریں۔ جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں۔ اور بعض ویسے ہی مشکل امور کے لئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور التجا کرے۔ مثلاً سخت مریضوں کی شفاء کے لئے جنکو بذریعہ قرعہ اندازی آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ پھر آپ دیکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کس کی سنتا ہے۔ اور کس کے منہ پر دروازہ بند کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ اور ہرگز نہ کرینگے کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے ہیں۔ کہ خدا کی برکتیں ان سے چھین لی گئی ہیں۔ تو پھر اے شہزادہ۔ آپ سمجھ لیں۔ کہ خدا نے مسیحیت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کے ساتھ اپنی رحمتیں مخصوص کر دی ہیں"

(تحفۂ شہزادہ ویلز ص۱۲)

پس خدا نے ہمارے آقا و مطاع کو قبولیتِ دعا کا نہایت کھلا نشان عطا فرمایا ہے۔ کیا ممکن ہے۔ ایک بُرے افعال کا مرتکب خدا کے حضور ایسی عزت و وجاہت رکھ سکے۔ کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جو ناروا افعال پر دلیری کرنے والا ہو۔ اس پر خدا کی رحمتِ خاصہ کا متواتر نزول ہو۔ انوارِ الٰہیہ کی پیہم بارش ہو۔ اگر انسانیت بالکل مر نہ چکی ہو۔ اگر آنکھ بالکل اندھی نہ ہو گئی ہو۔ اگر ایمان بالکل اُڑ نہ گیا ہو۔ اگر خشیت الٰہی دل سے بکلّی مفقود نہ ہو گئی ہو۔ تو یقیناً ہمارے آقا کے تقدس کا نہایت بیّن ثبوت یہی ہے۔ کہ خدا سے آپ کا ایسا گہرا تعلق ہے۔ کہ وہ آپ کی اکثر دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور مقابل پر جملہ مخالفین کی دعاؤں کو رد کر کے آپ کی شانِ بلند کا اظہار کرتا ہے۔ کیا اب بھی سمجھنے والے نہیں سمجھینگے۔ اور کیا اب بھی وہ اِس امر کو تسلیم نہیں کرینگے۔ کہ یقیناً ہمارا امام پاکبازوں کا سردار۔ خدا کا محبوب اور موجودہ زمانہ میں اکیلا وہ انسان ہے۔ جو سب سے بڑھکر خدا کا پیارا اور عزیز ہے۔ ہمیں حملوں کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ جس مقدس انسان پر آج دنیا حملہ آور ہے۔ اس نے مدتوں پہلے بانگ دہل فرما دیا تھا ؎

حملہ کرتا ہے اگر دشمن تو کرنے دو اُسے
وہ ہے اغیار وں میں مَیں اُس یار کے یاروں میں ہوں

ہمارے پیارے امام کا تقدس اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ خدا نے بارہا آپ کو اپنی وحی و الہام سے مشرف فرمایا۔ تم دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ۔ کہیں بھی یہ سننے میں نہیں آئیگا۔ کہ کسی ناپاک انسان پر خدا نے اپنے کلام کا دروازہ کھولا ہو یقیناً وہ جس پر خدا اپنے الہام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ خود ہمکلام ہوتا اور باتیں کرتا ہے۔ جسے اپنے غیب کی خبروں پر مطلع فرماتا ہے۔ وہ وہی ہوتا ہے۔ جس نے خدائی عشق کی آگ کو اپنے تن من میں سُلگا کر نفسانی خواہشات کو جلا کر راکھ کر ڈالا ہو۔ جس نے سفلی اغراض سے انقطاعِ کلّی کرتے ہوئے خدائے واحد کو اپنا مقصود و مطلوب بنا لیا ہو۔

اب بتلاؤ۔ اگر یہ سچ ہے۔ کہ انّ الذین قالوا ربّنا اللّٰہ ثمّ استقاموا تتنزّل علیھم الملآئکۃُ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۰

اگر یہ سچ ہے۔ کہ خدا کی محبت کا حقیقی ثبوت یہی ہے۔ کہ وہ بات کرے۔ اور کہے۔ مَیں تم سے راضی اور خوش ہوں۔ اگر انسانی فطرت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ عاشق اپنے محبوب کے دیدار سے اگر دلی راحت حاصل نہیں کر سکتا۔ تو کم از کم اس کی گفتار سے محظوظ ہو ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

اگر یہ صحیح ہے۔ کہ خدا کی محبت کا نمایاں ثبوت وحی و الہام ہی ہے۔ تو پھر جبکہ ہمارے آقا پر خدا نے اپنے الہام کا دروازہ کھول دیا۔ اپنی وحی سے اُسے مشرف فرمایا۔ کیا یہ ثبوت اُس کے تقدس کا نہیں۔ یہ الگ بحث ہے۔ معترض کہہ دے۔ اس امر کا کیا ثبوت ہے۔ کہ یہ خدائی الہام ہے۔ یا نفسانی۔ یہ دوسرا امر ہے۔ کوئی کہہ دے۔ جو تم کہہ رہے ہو۔ بالکل غلط ہی مگر بطور اصل یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے۔ اور ہر دانا اس امر کو تسلیم

کریگا۔ کہ وہ انسان جس سے خدائے ارض وسماء ہمکلام ہو۔ یقیناً پاکباز اور مطہر مقدس وجود ہوگا۔ وہ رفیع الشان مرتبہ رکھنے والا اور بلند و بالا مقام کا وارث ہوگا۔ اب اگر یہ صحیح اصل ہے۔ تو ہمارے امام کا وہ معرفت سے لبریز بیان پڑھو جو حضور نے انگلستان کے طالبانِ رشد کے سامنے پڑھا۔ آپنے فرمایا "اے بہنو اور بھائیو۔ میں یہ باتیں سُنی سنائی نہیں کہتا۔ بلکہ بطفیل خود مسیح موعودؑ کے طفیل خدا تعالیٰ کی پُر لذت آواز کو سنا ہے۔ اور اس کے محبت والے کلام سے مسرور ہوا ہوں اسی طرح جس طرح کہ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے اس کلام کو سنا تھا۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ اور میں نے خدا تعالیٰ کی زبردست قدرتوں کو دیکھا ہے۔ اس نے میری خاطر اپنے جلالی کو ظاہر کیا اور میری ایسے مقامات پر مدد کی۔ جہاں کوئی انسان مدد نہیں کر سکتا۔ اور مجھے میرے دشمنوں کے حملوں سے اسوقت بچایا جبکہ کوئی شخص مجھے بچا نہیں سکتا تھا۔ مجھے ایسے امور کے متعلق قبل از وقت خبریں دیں۔ جنکو کوئی انسان دریافت نہیں کر سکتا تھا۔ پھر اسی طرح ہوا جس طرح کہ اس نے مجھے کہا تھا۔ پس میری آنکھوں نے مسیح موعودؑ کی صداقت کو دیکھ لیا۔ اور میرے دل نے اسکی سچائی کو محسوس کیا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک جو اس سے تعلق پیدا کریگا۔ اور اس کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیگا۔ یہی باتیں دیکھیگا جو میں نے دیکھیں۔ بلکہ شاید اپنی محبت کے مطابق مجھ سے بھی بڑھ کر۔" (الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

کس صراحت اور یقین کے ساتھ حضور نے اپنے خدا سے الہام پانے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اور کیوں ایسا نہ ہوتا جبکہ مسیح پاک نے بھی فرمایا تھا۔ "خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے۔ کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(الوصیت حاشیہ صک)

پس اے دنیا کے لوگو۔ ہمارے امام کو جس سے خدا ہمکلام ہوتا ہو۔ جسے اپنے امور غیبیہ پر اطلاع بخشتا ہو۔ اُسے گالیاں مت دو۔ اس پر الزام اور بہتان مت لگاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ناپاک لوگوں کا کیسا چہرہ ہوتا ہے اور پاک لوگوں کا کیسا۔ ہمارے امام کا چہرہ دیکھو۔ اس کے پاکیزہ خطبات اور معرفت سے لبریز ملفوظات کا مطالعہ کرو۔ آپ کی تقریر اور تحریر دیکھو۔ آپ کی اصلاحی

حلقہ وار تبلیغ کے متعلق چند ضروری باتیں

تبلیغی اغراض کے ماتحت صوبہ پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر حصص کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کا اعلان الفضل ۱۸ مئی میں ہو چکا ہے۔ پنجاب کے متعلق غور و خوض کے بعد فی الحال یہی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی کمشنری ایک مبلغ رکھا جائے۔ اور ملک کی سیاسی تقسیم کو ہی مدنظر رکھکر کام جاری کیا جائے۔

ایک ضروری امر جس کی طرف میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مبلغین ایک پروگرام کے ماتحت جماعتوں کا دورہ کرینگے۔ علاوہ وعظ و نصیحت و پبلک تقریروں کے مبلغین تبلیغی نقطۂ نگاہ سے انجمنوں کے کام کا معائنہ بھی کرینگے۔ لہذا جماعت کے تمام افراد اور عہدہ داروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ان کی پوری اعانت کریں۔ اور مرکزی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے احباب میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ تبلیغ کے متعلق جو سستی واقع ہو رہی ہے۔ اسے کلی طور پر دور کیا جا سکے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ تبلیغ کے متعلق ناظرِ دعوۃ و تبلیغ کے نقطۂ نگاہ اور جماعت کے عام احباب کے نقطۂ نگاہ میں بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ باہر کی جماعتوں کے احباب مبلغین کے بار بار روانہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ مگر دفتر کی طرف سے اکثر یہ ہدایت ہوتی ہے۔ کہ احباب کو خود تبلیغ کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مرکزی دفتر یہ بات خوب جانتا ہے کہ جب تک سلسلہ کا ہر فرد تبلیغ کے کام میں نہ لگ جائے۔ اسوقت تک مبلغین کا کام ضرور ادھورا رہے گا۔ اور نتائج خوش کن نہیں ہونگے۔ دراصل یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مرکز کی طرف سے حسب ضرورت اور حسب گنجائش مبلغین روانہ کئے جاتے ہیں۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو کبھی درخواست آنے پر نفی میں جواب نہیں دیا جاتا۔ اختلاف اگر کوئی ہے۔ تو صرف اس بات میں ہے۔ کہ جلسے میں مبلغوں کی تقریریں ہو جانے کے بعد احباب یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ تبلیغ کر دی گئی۔ اور جو ہمارا فرض تھا۔ وہ ادا کر دیا گیا۔ لیکن دراصل یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ تبلیغ کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ جماعت کا ہر ایک فرد جو اس بات کا اہل ہے۔ بار بار اور اصرار کے ساتھ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکر آئے۔ دراصل ہم یہ روح پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی ایسے رنگ میں کام کرے۔ کہ گویا اسے یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کام اور آپ کی تعلیم کی تبلیغ کی تمام ذمہ داری اسی ایک کے کندھوں پر ہے۔ اور کوئی مبلغ آئے یا نہ آئے۔ بہرحال اس نے اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہے۔ اگر مبلغین کا سہارا یا خیال اس روح کو کمزور کرنیوالا ثابت ہو۔ تو اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ بات ہمارے لئے بجائے فائدہ کے مضر ثابت ہوگی۔ ہاں اگر مبلغین کی خواہش اس خیال سے کی جاتی ہے۔ کہ انکی تقاریر سے علم کو تازہ کیا جائے۔ اور انکے طرز بیان کو محفوظ کر کے نئے رنگ اور نئے پیرایہ میں اپنے عقائد لوگوں کے سامنے بیان کرنیکی اہلیت پیدا کی جائے۔ تو یہ نقطۂ نگاہ ہمارے لئے نہایت ہی مفید اور مبارک ہے۔ اور دراصل یہی غرض ہے۔ جس کے لئے مبلغین کو دوروں کے لئے جماعتوں میں روانہ کیا جاتا ہے۔ انفرادی تبلیغ مبلغین کے لئے ممکن نہیں۔ مبلغین کی تعداد بہت کم ہے۔ اسوجہ سے وہ کسی ایک جگہ زیادہ عرصہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اسلئے انکے ایک مقام سے چلے جانے کے بعد احباب کو چاہیئے۔ کہ وہاں جو حرکت پیدا ہو۔ اسے زندہ رکھنے کی کوشش جاری رکھیں۔

تیسرا امر جس کی طرف میں احباب کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ محض للہ اور احمدیت کی کامیاب تبلیغ کی خاطر یہ کوشش کریں۔ کہ علاقہ میں ایسے حالات پیدا نہ ہوں۔ جن سے حلقہ وار تبلیغ کا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ اور باوجود پوری کوشش کے مجوزہ سکیم پر عملدرآمد نہ ہو سکے۔ اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے باقاعدہ مناظروں سے احتراز کیا جائے۔ نیز جلسوں اور مناظروں کی تاریخیں دفتر کے علم اور اجازت کے بغیر طے نہ کی جائیں۔

مناظرات اور جلسوں کیلئے قادیان میں صرف دو مبلغ رکھے جاتے ہیں۔ اسلئے اگر ایک ہی تاریخ پر یا قریب قریب کی تاریخوں میں ملک کے مختلف حصص میں جلسے اور مناظرے تجویز پا جائیں۔ تو سوائے اسکے اور کوئی چارہ کار نہیں رہتا۔ کہ شرائط حلقہ توڑ کر مبلغین کو انکے مقامات سے بلا کر مناظرات اور جلسوں میں حصہ لینے کے لئے روانہ کر دیا جائے۔ اور اسطرح حلقہ وار تبلیغ کی ترتیب و پروگرام کو درہم برہم کر دیا جائے۔ اسلئے دوست اگر چاہتے ہیں۔ کہ حلقہ وار تبلیغ کو کامیاب بنایا جائے۔ تو ایسے رنگ میں مناظرات اور جلسوں کا انتظام ہرگز نہ کریں۔ کہ جس کے لئے دفتر کے پاس نہ سامان ہے۔ اور نہ کافی مبلغ موجود ہیں۔

چوتھی اور سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ دوست دعاؤں میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے الحاح تضرع وزاری دراصل فتوحات اور کامیابیوں کی کلید ہے۔ اور یہی وہ معدوم شدہ حقیقت ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں واپس لائے۔ جو شیلے احمدی احباب اس بات کا ذکر تاسف سے کیا کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں جہاد بالسیف منع کر دیا گیا۔ اور اس طرح ہم اس کے اجر سے محروم رہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

م اگر جہاد بالسیف کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ تو جہاد بالدعا کا دروازہ کھول دیا گیا ہے اور جیسا کہ جہاد بالدعا جہاد بالسیف سے زیادہ مشکل ہے۔ ایسے ہی اس کے اثرات زیادہ وسیع۔ پاکیزہ۔ زیادہ دیرپا اور مفید ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے

فہرست مبائعین سنہ ۱۹۲۹ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

1161 جلال شاہ صاحب معرفت خلیفہ خدا بخش صاحب
شہزادہ جانی محمد صاحب۔ میر پور خاص۔ سندھ
1162 میر محمد شاہ صاحب " "
1163 غلام شاہ صاحب " "
1164 مسماۃ خاتون صاحبہ معرفت عبدالحمید صاحب سکرٹری تبلیغ۔ نئی دہلی۔
1165 محمد عبداللہ صاحب نائب مدرس۔ ضلع شیخوپورہ
1166 مسماۃ ستاں صاحبہ دختر نظام الدین صاحب زرگر ضلع شیخوپورہ۔
1167 حاجی فتح الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
1168 محمد الدین صاحب ٹھیکیدار۔ جموں۔
1169 واحد خان صاحب۔ اڑیسہ
1170 محمد حسین صاحب۔ ضلع لائلپور
1171 گجری صاحبہ والدہ فضل الٰہی صاحب احمری ضلع گوجرانوالہ
1172 اللہ رکھی صاحبہ "
1173 منشی برکت علی صاحب نائب منشی محکمہ نہر شیخوپورہ
1174 محمد خان صاحب۔ ضلع جہلم۔
1175 صادق علی صاحب ضلع لائل پور
1176 مہر الدین صاحب "
1177 لال دین صاحب ولد نواب دین صاحب "
1178 نور خان صاحب۔ کشمیر
1179 علی محمد صاحب ولد نور محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
1180 عبدالرحیم صاحب نومسلم۔ ضلع گورداسپور
1181 مستری محمد دین صاحب جموں
1182 مہر عبدالرحمٰن صاحب "
1183 ملک محمد الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
1184 محمد عالم صاحب کشمیری۔ "
1185 عبدالحفیظ صاحب ضلع سیالکوٹ
1186 نبی بخش صاحب "
1187 ظہور احمد صاحب "
1188 عنایت اللہ صاحب "
1189 رحمت اللہ صاحب "
1190 مسماۃ رجی صاحبہ زوجہ شیخ فتح الدین صاحب ریاست پٹیالہ
1190 والدہ صاحبہ "
1191 ہمشیرہ صاحبہ "

1193 حسن دین صاحب ضلع لائل پور
1194 رابعہ بی بی صاحبہ } ضلع لائل پور
1195 محمد حنیف صاحب }
1196 میاں فیروز الدین صاحب زرگر "
1197 چوہدری احمد علی خانصاحب نمبردار ضلع ہوشیارپور
1198 سید عنایت حسین شاہ صاحب ضلع لائل پور
1199 محمد حسین شاہ صاحب ضلع سرگودھا
1200 ابراہیم صاحب ضلع گجرات
1201 الٰہی بخش صاحب ریاست پٹیالہ
1202 سوہنا زرگر۔ معرفت شیر محمد صاحب سکرٹری تبلیغ ضلع شیخوپورہ۔
1203 ایک صاحب معرفت عباس خان صاحب نمبردار رہتک
1204 اللہ دتا صاحب ضلع گجرات۔ پنجاب
1205 غلام حسین صاحب ولد غلام محمد صاحب ضلع گجرات پنجاب
1206 میاں عطاء اللہ صاحب ضلع سرگودھا۔
1207 محمد اسمٰعیل صاحب ضلع سیالکوٹ
1208 ماسٹر عبدالقادر خانصاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
1209 امام الدین صاحب ضلع لائل پور۔
1210 متاب بی بی صاحبہ زوجہ امام الدین صاحب "
1211 سید بی بی صاحبہ دختر " "
1212 طفیل بی بی صاحبہ دختر " "
1213 خورشید بی بی " " "
1214 عنایت بی بی " " "
1215 احمد خان صاحب ردفتر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر۔ گوجرانوالہ۔
1216 عبدالاحد صاحب۔ بنگال
1217 سید خان صاحب "
1218 لال بانو صاحبہ برہمن بڑیہ
1219 مہر النساء صاحبہ "
1220 رفیع الدین صاحب ولد امام الدین صاحب "
1221 مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب "
1222 حمیدۃ النساء صاحبہ "
1223 ابوالہاشم صاحب سوداگر پارہ "
1224 میاں غلام محمد صاحب (پنجابی شاعر) جموں
1225 سردار عبدالکریم صاحب "

1226 شیخ غلام جیلانی صاحب جموں
1227 نور الٰہی صاحب "
1228 نظیر احمد صاحب "
1229 فضل دین صاحب "
1230 محمد الدین صاحب "
1231 فیروز الدین صاحب "
1232 مستری جمال الدین صاحب "
1233 محمد سعید صاحب "
1234 محمد رشید صاحب "
1235 عبدالرشید صاحب ولد میجر
عبدالرحمٰن خانصاحب "
1236 محمد اکرام صاحب "
1237 علی محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
1238 فیروز بیگم صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب خادم جموں
1239 مہتاب بی بی صاحبہ "
1240 سارا بی بی صاحبہ "
1241 آمنہ بیگم صاحبہ "
1242 جیٹو صاحبہ "
1243 صغریٰ صاحبہ "
1244 نور بیگم صاحبہ "
1245 بڈھی صاحبہ زوجہ مستری جمال الدین صاحب "
1246 سکینہ صاحبہ زوجہ مستری رحمت اللہ صاحب "
1247 نور زینب صاحبہ بنت مستری جمال الدین صاحب "
1248 غلام قادر صاحب ضلع گورداسپور
1249 میر احمد شاہ صاحب ریاست پونچھ
1250 محمد صادق صاحب ضلع سیالکوٹ
1251 محمد شریف صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
1252 اللہ دلعہ صاحب ضلع لاہور
1253 عبدالحکیم صاحب ضلع گوجرانوالہ
1254 حبیب علی خان صاحب وڈرزی کالج ہوسٹل لاہور
1255 عزیز بیگم صاحبہ بنت بابو محمد شریف صاحب ٹی ٹی سی (بٹالوی) لائل پور
1256 خیر الدین صاحب۔ ضلع ملتان
1257 خورشید احمد صاحب ضلع سرگودھا۔
1258 عنایت علی صاحب " "
1259 ہدایت علی صاحب " "
1260 محمد بشیر صاحب " "
1261 محمد اعظم صاحب " "
1262 محمد یوسف صاحب نون کشمیر

1263 اقبال بی بی صاحبہ دختر چوہدری امیر داد صاحب ضلع سیالکوٹ
1264 سردار بی بی صاحبہ " "
1265 چوہدری امیر داد صاحب " "
1266 چراغ الدین صاحب " "
1267 عبدالحمید صاحب " "
1268 نذیر احمد صاحب " "
1269 بشیر احمد صاحب " "
1270 خلیل احمد صاحب " "
1271 الیاس صاحب " "
1272 عنایت اللہ صاحب ولد مولا داد صاحب " "
1273 اللہ دین صاحب " "
1274 سردار محمد صاحب " "
1275 نواب الدین صاحب " "
1276 فقیر محمد صاحب " "
1277 غلام نبی صاحب " "
1278 نواب بی بی صاحبہ " "
1279 حیات بی بی صاحبہ زوجہ اللہ دین صاحب " "
1280 جیواں صاحبہ زوجہ فقیر محمد صاحب "
1281 بہاول الدین صاحب " "
1282 تاج الدین صاحب " "
1283 عمر بی بی صاحبہ زوجہ بہاول دین صاحب " "
1284 عبداللہ صاحب " "
1285 محمد ابراہیم صاحب ضلع رائچور علاقہ نظام
1286 کلثوم بی بی صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب "
1287 محمد ابراہیم صاحب۔ " "
1288 فاطمہ بی بی صاحبہ بنت محمد ابراہیم "
1289 محبوب بی بی صاحبہ " " "
1290 عبدالکریم صاحب " "
1291 عبدالرحیم صاحب " "
1292 محمد عبدالرزاق صاحب ناگنڈ "
1293 سردار احمد صاحب جٹ باجوہ ضلع شیخوپورہ
1294 مقبول احمد خان صاحب " "
1295 مرزا محمد مسعود احمد صاحب " "
1296 ناصر علی صاحب سب اوورسیر۔ اجمیر شریف
1297 چوہدری عبداللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
1298 محمد ظہیر الدین صاحب ضلع مین پوری (یوپی)،
1299 ملک عبدالغفور صاحب ضلع گورداسپور۔
1300 محبوب بیگم صاحبہ۔ فیروزپور شہر۔

(باقی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

۱ جون ۱۹۳۰ء سے این۔ ڈبلیو۔ آر سٹیشنوں اور مری آؤٹ ایجنسی کے درمیان براہ راست بکنگ کے انتظامات منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ بذریعہ این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈکوارٹرز آفس۔

۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء لاہور　　جے۔ ایچ۔ جیز۔ چیف کمرشیل منیجر

ضرورت ہے

سوز خانہ داری سے واقف قرآن شریف پڑھی دو نوجوان لڑکیوں کیواسطے جنکی عمر ۱۳ اور ۱۶ سال ہے، ایسے رشتوں کی جو ذات کے فاروقی شیخ مبائع احمدی ہوں۔ برسر روزگار تعلیمیافتہ اور کنوارے رشتوں کو ترجیح دیجائیگی بڑی لڑکی اردو خوان بھی ہے۔ خط وکتابت بنام شیخ غلام حمید کلرک ریلوی قصبہ راجہ جنگ تحصیل قصور ضلع لاہور کریں۔

سوراجیہ مل گیا

بھی اسوقت تک فائدہ نہیں ہو سکتا جبتک ملک کا بچہ بچہ اصول تجارت سے واقف ہو کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا نہ ہوسکے اسلئے ضرورت ہے کہ غیر ممالک کی طرح تجارتی میدان میں مقابلہ کرو۔ آپکا یہ مقصد بزنس ہوم لمیٹڈ کا ایک حصہ مالیتی یکصد روپیہ خریدنے سے پورا ہوگا جو ۱۰ سال میں قابل ادائگی ہے۔ قواعد آسان منافع معقول مفت طلب کرو۔ اگر معقول تنخواہ کی ملازمت درکار ہو۔ تو ٹکٹ روانہ کر کے قواعد طلب کرو۔ نقد ضمانت ضروری نہیں ہے۔

بزنس ہوم لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

ڈاکٹر

محمد عبدالرحمٰن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزا کو دیکھا ہے جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس عصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا۔ قیمت ۴۰ گولی عہ ۲۰ گولی للعہ روپے معہ محصولڈاک تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان۔

رسالہ ورزش جسمانی کا ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے

اس کے مطالعہ سے سینما، تھیٹر، ناچ رنگ وغیرہ دیگر مخرب اخلاق مشاغل کی شرکت۔ چرس، بیڑی، سگریٹ و دیگر منشیات وغیرہ کے استعمال کے طبعی نقصانات۔ تندرستی و بیماری دونوں حالتوں میں ورزش جسمانی کی اہمیت وطریق وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ دیگر معلومات بھی نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔ چندہ سالانہ معہ طلباء سے دو روپے۔ فی کاپی عہ معاونین سے صہ۔ منیجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن۔

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہٰذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایکآنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں نیز دوائیں بھی بشرط طلب حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرور تمند احباب سمپٹم چارٹ طلب فرمائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی مجرب ادویات ہروقت تیار رہتی ہیں۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایچ۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ تمغہ جات طلائی یافتہ۔ طلاق محل سکان پور۔

انعامی ادویہ

عطر اور تیل

(انعام) ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپکو ہی ملجائے۔

کناریسی رونس۔ نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہوسکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ اور اسکے متعلق ہر قسم کے امراض کی نیز بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض حمل کا گرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی ہے۔ معہ محصولڈاک تین شیشی للعہ اور چھ شیشی عہ۔

سرمہ نورانی۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککروں۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھ کی سرخی دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ۔

دلکشا سنون۔ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اس قدر زور دیا ہے دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ اور دانتوں کے ہلنے اور انکے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

دلکشا کریم۔ منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں دانوں تلوں اور پھنسیوں کا لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

دلکشا ہیر آئل:۔ بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفضلہٖ سکری کے لئے بھی مفید ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن۔ زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ فی شیشی۔ تین شیشی کے خریدار سے بجائے ساڑھے ستارہ روپے کے ساتھ روپے وصول کئے جائینگے

دلکشا عطر۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھول سے مشابہ ہو۔ ۱۲ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کر لیں۔ فہرست دو پیسہ کا ٹکٹ

نوٹ۔ جو احمدی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ انکو دوائیوں کے نمونے مفت بھیجے جائیں گے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

بعض پرائیویٹ قطعاتِ اراضی قابل فروخت

بعض احباب اپنے خرید کردہ قطعات اراضی و مکانات واقعہ قادیان فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ذیل میں ایسے قطعات کی فہرست شایع کی جاتی ہے۔ جو دوست ان میں سے کوئی قطعہ یا مکان خریدنا چاہیں۔ وہ خود آکر یا اپنے کسی معتبر کو بھیجکر ہر طرح سے اطمینان کرکے خرید سکتے ہیں۔ محل وقوع وغیرہ امور نقشہ آبادی قادیان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو کتاب گھر قادیان اور بکڈپو قادیان سے قیمتاً مل سکتا ہے۔

محلہ دار العلوم

(۱) اس محلہ میں چند قطعات اراضی بہت اچھے موقع پر قابل فروخت موجود ہیں۔ یہ قطعات مسجد نور و جامعہ احمدیہ اور محلہ دار الرحمت کے درمیان واقع ہیں۔ جن میں سے بعض قطعات اس بڑی سڑک پر واقع ہیں جو قصبہ قادیان کے بڑے بازار کے محاذ پر واقع ہے۔ جس پر احمدیہ سٹور کی عمارت ہے اور محلہ دار الرحمت اور محلہ دار العلوم کے درمیان ہے۔ اور بعض قطعات ان کے ساتھ متصل محلہ کے اندر کی جانب ہیں۔ قطعات برلب سڑک مذکور کا نرخ تیس روپیہ فی مرلہ یعنی ۶۰۰ روپیہ فی کنال مقرر ہے۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کے ایک طرف چالیس فٹ کی سڑک ہے۔ اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے۔ اور ہر ایک قطعہ شمالاً جنوباً ۹۰ فٹ کا ہے۔ اور شرقاً غرباً ایک سو فٹ کا۔ اور اندرونی قطعات کا نرخ ساڑھے بائیس روپیہ فی مرلہ یعنی ساڑھے چار سو روپیہ فی کنال مقرر ہے۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کے شمال اور جنوب کی طرف دس دس فٹ کی گلی ہے۔ اور طول و عرض شمالاً جنوباً ۹۰ فٹ شرقاً غرباً پچاس فٹ ہے۔ اور بعض قطعات ۶۰ × ۷۵ فٹ کے بھی ہیں۔

(۲) قطعات نمبر ۱۷ و نمبر ۱۸ و نمبر ۱۹ جو حکیم محمد عمر صاحب کے مکان کے ساتھ ایک گلی کے فاصلہ پر بجانب مشرق واقع ہیں۔ رقبہ دو کنال ۷ مرلہ قیمت ایکہزار ایک سو پچھتر روپیہ بشرح پچیس روپیہ فی مرلہ مقرر ہے تین طرف گلی ہے۔ شرقی جانب بھی مکانات متصل بنے ہوئے ہیں۔ یہ قطعات بورڈنگ ہائی سکول اور محلہ دار الرحمت کی مسجد کے درمیان واقع ہیں۔ موقع بہت اچھا ہے۔

(۳) چار کنال کا ایک قطعہ برلب سڑک کلاں مذکور جو محلہ دار الرحمت کی بلاک ۲ کے سامنے واقع ہے۔ ایک طرف جامعہ احمدیہ اور بورڈنگ ہائی سکول کی عمارتیں اور دوسری طرف مسجد محلہ دار الرحمت بہت قریب ہے بہشتی مقبرہ بھی بہت قریب ہے۔ قیمت سالم قطعہ کی صورت میں بشرح ۲۵ فی مرلہ اور اس سے کم کی صورت میں برلب سڑک تیس روپیہ فی مرلہ اور اندرونی جانب پچیس روپیہ ہے لیکن ۲۰ فی مرلہ تک مناسب حیثیت قطعہ

محلہ دار الفضل شرقی

(۴) قطعہ نمبر ۸ نصف من شمال رقبہ دس مرلہ ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے۔ اور ایک طرف بیس فٹ کا بازار جو ریلوے روڈ سے جاملتا ہے۔ ریلوے روڈ ۳۰ گز کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے سٹیشن منڈی قادیان۔ احمدیہ فارم اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت اڑھائی سو روپیہ مقرر ہے۔ (۵) قطعہ نمبر ۱۰ نصف من شمال۔ رقبہ دس مرلہ ایک طرف بیس فٹ کا بازار ہے۔ اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے بنیادیں تیار شدہ ہیں۔ اور دو طرف مکان بن چکے ہیں۔ احمدیہ فارم۔ منڈی قادیان۔ ریلوے سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت سوا تین سو روپیہ مقرر ہے۔

(۶) قطعات نمبر ۱۲۷ و نمبر ۱۲۸۔ رقبہ دو کنال۔ تین طرف راستہ ہے۔ ایک طرف دس فٹ کا اور دو طرف بیس بیس فٹ کا۔ احمدیہ فارم۔ منڈی۔ ریلوے سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ قیمت ایکہزار روپیہ بشرح ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۷) قطعہ نمبر ۱۳۵ رقبہ ایک کنال دو طرف بیس بیس فٹ کا بازار ہے۔ احمدیہ فارم ریلوے سٹیشن اور مسجد محلہ بہت قریب ہیں۔ منڈی قادیان قریباً چالیس گز کے فاصلہ پر ہے۔ قیمت پانچ سو روپیہ بشرح ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

محلہ دار الرحمت

(۱۰) قطعہ نمبر ۳ بلاک ۲ جو احمدیہ سٹور کی عمارت کے پاس ہے۔ اور شہر کے بڑے بازار کے سامنے پچاس فٹ کی سڑک پر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکانات کے قریب واقع ہے۔ ایک طرف دس فٹ کی گلی بھی ہے۔ مالک قطعہ اپنی کسی ضرورت کی بناء پر اسے اصل خرید پر فروخت کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ قیمت خرید نو سو پچیس روپیہ ہے۔ اور بنیادوں وغیرہ کا خرچ ۷۵ روپیہ کل ایکہزار روپیہ۔ یہ قطعہ کئی سال کا خریدا ہوا ہے۔ (۱۱) قطعہ نمبر ۲۳ بلاک ۲ جو احمدیہ سٹور سے بہت قریب بجانب شمال مغرب واقع ہے۔ ایک طرف بیس فٹ کا بازار ہے۔ اور دوسری طرف بھی نقشہ کی ترتیب کے مطابق ۲۰ ہی فٹ کا بازار ہوگا۔ مالک قطعہ اپنی کسی مالی مجبوری کی وجہ سے اسے صرف پانچ سو روپیہ کو فروخت کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ قطعہ ان کا قریباً دس سال کا خریدا ہوا ہے۔ (۱۲) قطعہ نمبر ۱۱ بلاک نمبر ۸۔ رقبہ ایک کنال۔ برلب سڑک کلاں مابین محلہ دار الرحمت و دار العلوم۔ یہ قطعہ بھی آبادی کے اندر ہے۔ جامعہ احمدیہ کی عمارت سے بہت قریب ہے۔ اور اچھے موقعہ کا ہے۔ قیمت ۶۰۰ روپیہ بشرح ۳۰ فی مرلہ۔

اندرون قصبہ

(۱۳) جو قصبہ کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ جہاں خالص احمدی آبادی ہے۔ رقبہ دس مرلہ ہے۔ اور مستورات کی جلسہ گاہ بالکل قریب ہے۔ اس کے پہلو کی دس مرلہ زمین چھ سو روپیہ کو فروخت ہو چکی ہے۔ قیمت پانچ سو روپیہ بشرح پچاس روپیہ فی مرلہ۔

مکانات

بعض مکانات پختہ و خام قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت کے ذریعہ ان کے متعلقہ کوائف دریافت کر سکتے ہیں۔ اور موقع پر آکر دیکھکر اور ہر طرح سے اپنا اطمینان مالکان سے کروا کر سودا کر سکتے ہیں۔

خاکسار

محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل) قادیان

ہندوستان کی خبریں

——— بمبئی ۔ ۲۳ مئی ۔ دو سو پچاس گرفتار شدہ رضا کاروں نے جو درولی میں زیر حراست ہیں ۔ خراب خوراک کے خلاف احتجاج کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے ۔

——— امرتسر ۲۲ مئی تیس رضا کاروں کا ایک اور جہیدی جتھا پشاور کو روانہ ہو گیا ہے ۔ اس سلسلے میں یہ چوتھا جتھہ ہے ۔

——— لاہور ۔ ۲۱ مئی ۔ آج ٹاؤن ہال میں کمیٹی کا جلسہ ہوا ۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ۔ کہ گاندھی جی کی گرفتاری کے باعث بطور احتجاج یہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے ۔ متعدد تقریروں کے بعد ووٹ لئے گئے ۔ ۲۷ نے اس تجویز کے خلاف ووٹ دیئے اور صرف سات نے حق میں ووٹ دیئے ۔

——— پٹنہ ۲۱ مئی ۔ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں سید عبد العزیز ۔ ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ سی ۔ صدر جلسہ نے کہا کہ سول نافرمانی کی تحریک بے محل ہے ۔ اور جیسا کہ تازہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے ۔ اس سے تشدد رونما ہونے کا احتمال ہے اس لئے یہ تحریک ملک کے مفاد کے لئے بحیثیت مجموعی نقصان دہ ہے ۔

——— پنجاب ستیا گرہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے ”انقلاب“ سے مطالبہ کیا ہے کہ پریس آرڈیننس کے خلاف احتجاج کے طور پر کانگرس کی مجلس عاملہ کے حکم کی تعمیل میں ”انقلاب“ کو بند کر دیا جائے ۔ انقلاب نے اس کے جواب میں لکھا ہے ۔ اگر ستیہ گرہ کمیٹی یہ چاہتی ہے ۔ کہ ہم اس سے خوفزدہ ہو کر اپنے اصول کے خلاف کانگرس کا حکم ماننے اور اس کے مطابق کمیٹی سے کوئی معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ تو ہم صاف کہہ دیتے ہیں ۔ کہ یہ ہرگز نہ ہو سکیگا ۔ خواہ دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے ۔

——— لدھیانہ ۔ ۲۱ مئی ۔ آج غازی محمود دھرم پال ایڈیٹر ”نورا تارام“ ساکن لکھنؤ زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لئے گئے ۔

——— شملہ ۲۲ مئی ۔ لندن سے اطلاع آئی ہے ۔ کہ حکومت ہند نے قرضہ کے لئے جو درخواست کی تھی ۔ اسے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ درخواستیں اصل مطالبہ سے تین گُنا زیادہ رقم کی موصول ہو چکی ہیں ۔

——— پشاور ۲۳ مئی ۔ خلافت کمیٹی پشاور نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ پشاور کی تحقیقاتی کمیٹی کا مقاطعہ کیا جائے ۔

——— بلسر ۲۳ مئی ۔ مجسٹریٹ درجہ اول نے مسٹر سروجنی نیڈو کو زیر دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتے ہوئے نو ماہ قید کی سزا دی ۔

——— بمبئی ۔ ۲۲ مئی ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے ۔ کہ کل دھاسانہ میں رضا کاروں کی حملہ آور جماعت کا رویہ غیر متشددانہ نہیں تھا ۔ جیسا کہ اب تک شائع شدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے ایک رضا کار نے چاقو لے کر للکارا ۔ کہ اس سے ایک افسر کی جان لی جائے گی ۔ لیکن جب پولیس اس کے پاس پہنچی ۔ تو اس کے ساتھیوں نے اس سے چاقو لے کر پچھلے ساتھیوں کو دیدیا رسی پھینکنے والوں نے ایک سپاہی کو تشدد کا تختہ مشق بنانا چاہا ۔ لیکن وہ بال بال بچ گیا ۔ اور ایک پولیس افسر کے گھٹنے اور جسم کے دوسرے حصوں پر زخم آئے ۔ مگر رضا کاروں کے مجروح ہونے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ انہوں نے خاردار تار کو کھینچنے کی کوشش کی تھی ۔

——— بلسر ۔ ۲۳ مئی ۔ پولیس اور فوج نے پہلے ان رضا کاروں کو محصور کر لیا ۔ جو دھارا سانہ کے کارخانہ نمک کے گرد چکر لگا رہے تھے ۔ اس کے بعد انہیں اُنتادی کے کیمپ میں لے گئی ۔ مٹی کے برتن توڑ دیئے ۔ اور رضا کاروں کو کیمپ خالی کرنے کا حکم دیا ۔ بہت سے رضا کار کیمپ خالی کر گئے ۔ جنہوں نے انکار کیا ۔ ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں ۔ اور گھسیٹ کر باہر نکالا گیا ۔ ۹ رضا کار مجروح اور ایک ہلاک ہوا ۔ ۳۳ رضا کاروں نے دوبارہ کیمپ میں آنے کی کوشش کی ۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا ۔

——— الہ آباد ۲۳ مئی ۔ سر تیج بہادر سپرو نے ایک نمایندہ اخبار سے دوران ملاقات میں کہا ۔ کہ وائسرائے کو چاہیئے کہ وہ پبلک لیڈروں کو معتمد بنا کر ان سے امید افزا باتیں کہدیں ۔ کہ اسی طرح پُرامن تصفیہ ہو سکتا ہے ۔ ورنہ دیر لگانے سے صورت حال کا یہ نہایت سنگین پہلو اور بھی خطرناک ہو جائے گا ۔

——— الہ آباد ۲۳ مئی ۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان ۔ ایم ۔ ایل ۔ سی ۔ اور مسٹر ظہور احمد ایم ۔ ایل ۔ سی نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے ۔ جس میں کہا ہے ۔ کہ مسلمانوں کے لئے صاف واضح اور موثر پروگرام مرتب کرنے کے لئے ذمہ دار اور بارسوخ مسلمانوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ جو ۱۴ اور ۱۵ جون کو الہ آباد میں منعقد ہوگی ۔ بنگال ۔ بہار ۔ پنجاب اور بمبئی کے سرکردہ رہنماؤں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی ۔

——— ناگپور ۲۲ مئی ۔ سی ۔ پی مرہٹی وار کونسل نے کل تمام اضلاع علقوں اور فہرست مقامات میں پبلک مجالس قائم کیں ۔ اور ان جلسوں میں ضبط شدہ لیکچر پڑھا گیا ۔

——— پشاور ۲۳ مئی پشاور کے تمام کانگرسی لیڈر گرفتار کر لئے گئے ۔

ممالک غیر کی خبریں

——— رگبی ۔ ۲۰ مئی ۔ مسٹر وجوڈ بین وزیر ہند نے ہندوستان کی صورت حالات پر ایک بیان کے دوران میں جو آپ نے خود شنبہ کو دار العوام میں دیا ۔ کہا ۔ کہ حکام کانگرس کے شرارت آمیز پروگرام کے خلاف جس کا مقصد حکومت کو ناممکن بنانا ہے ۔ اپنے تمام ذرائع استعمال کرینگے ۔

——— کولون ۔ ۱۹ مئی ۔ گذشتہ شب برطانیہ کے قنصل جنرل کے دفتر پر بیس پچیس اشخاص نے جو اشتراکی معلوم ہوتے تھے ۔ پتھروں کی بارش کی ۔ حملہ آوروں نے زمین پر جرمن زبان میں بڑے بڑے سرخ حروف میں ”ہندوستان سے دست بردار ہو جاؤ“ لکھا ۔ حملہ آور پولیس کی آمد سے پیشتر سائیکلوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے ۔

——— ٹوکیو ۔ ۲۰ مئی ۔ لندن کی بحری کانفرنس کے سلسلہ میں سیاسی کشیدگی اور بحری عہد نامے کی بنا پر بحری افواج کے مستقبل پر مایوس ہو جانے کی وجہ سے جاپانی بحری افسر لفٹنٹ کمانڈر کسکاری نے خودکشی کر لی ہے ۔ پولیس وزیر بحریات امیر البحر تکارابی کی سخت حفاظت کر رہی ہے ۔

——— لندن ۔ ۱۹ مئی ۔ سر جان سائمن نے اپنے حلقے کے لبرلوں کا ان کی امداد کے لئے شکریہ ادا کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ اگر یہ معلوم ہو گیا ۔ کہ کمیشن نے ایک ایسے سوال کے حل کے لئے جو بہت جلد برطانیہ کی توجہ اپنی طرف مبذول کریگا ۔ کوئی مفید کام سرانجام دیا ہے ۔ تو ان کے معاونین کی امداد زیادہ قابل قدر متصور ہوگی ۔

——— لندن ۔ ۲۰ مئی ۔ کل رات دریائے ٹیمز کے کنارے ایک عمارت میں آتشزدگی کی ایک غیر معمولی واردات رونما ہو گئی ۔ شام کے ۴ بجے آگ لگی تھی ۔ جو صبح تین بجے تک شعلہ افروز رہی ۔

——— کولون ۔ ۲۰ مئی ۔ رائن لینڈ سے باقیماندہ فرانسیسی افواج کا اخراج شروع ہو گیا ہے ۔ جو ۳۰ جون تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا ۔

——— ماسکو ۔ ۲۱ مئی ۔ جرنیہ پر جو ماسکو کابن لائن پر واقع ہے ۔ دو ریل گاڑیوں میں تصادم ہو گیا ۔ جس سے اٹھائیس آدمی ہلاک اور انتیس سخت مجروح ہوئے ۔

——— پورٹ سوڈان ۔ ۲۲ مئی ۔ فرانسیسی جہاز ”ایشیا“ کو جس پر ڈیڑھ ہزار حاجی سوار تھے ۔ اور جو بحیرۂ قلزم کی بندرگاہوں کو جا رہا تھا ۔ بندرگاہ جدہ میں آگ لگ گئی ۔ اس جہاز میں تقریباً پندرہ سو حجاج

زین العابدین/عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ۔